REGD No. L. 6254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

ربوہ

الفضل

فی پرچہ ۱۰ / ۔

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۴ تبوک ۱۳۳۷ ھ ش ۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے یورپی مشنوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

یورپ میں تبلیغ اسلام کو اور زیادہ وسیع کرنے اور اسے پہلے سے بھی بڑھ کر منظم بنیادوں پر چلانے کا پروگرام

کانفرنس کے اختتام پر ایک وسیع پریس کانفرنس اور پبلک جلسہ کا انعقاد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

مبلغین اسلام کی آمد اور کانفرنس کی کارگزاری ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔ ۲ اشخاص کا قبولِ اسلام

دی ہیگ ۲۱ ستمبر۔ (بذریعہ تار) ہالینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یورپ کے تبلیغی مشنوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس تین روز تک جاری رہنے کے بعد آج کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کے اختتام پر چھ یورپی ملکوں کے مبلغین اسلام نے ایک نہایت وسیع پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں دنیا کے بڑے بڑے اخباروں کے نامہ نگار بھاری تعداد میں موجود تھے۔ یورپ کے اخبارات میں کانفرنس کی روئداد نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے کالموں میں کانفرنس کی متعدد تصاویر کو بھی بخوشی جگہ دی۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے مبلغین کرام کی آمد اور تبلیغ اسلام کی جدوجہد کو اور زیادہ وسیع اور مضبوط بنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے انہوں نے کانفرنس کے پروگرام میں جو حصہ لیا وہ سب ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ اس اہم کانفرنس کا افتتاح محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لمبی دعا اور بیش قیمت نصائح کے ساتھ فرمایا۔

ہفتہ کے روز مبلغین کرام نے ایک بڑے پبلک جلسہ سے بھی خطاب کیا۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ دو اشخاص نے قبولِ اسلام کا اعلان کیا۔

مشرقی پاکستان اسمبلی میں موجودہ تعطل کو دور کرنے کی کوشش

حکومت اور مخالف پارٹیوں کے لیڈروں کی صوبائی گورنر سے ملاقات

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی میں حزب اقتدار اور مخالف پارٹیوں کے لیڈروں نے کل صوبائی گورنر جناب سلطان الدین احمد سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اس بات چیت کا مقصد صوبائی اسمبلی کے اس تعطل کو دور کرنا ہے۔ جو ۲۰ ستمبر کے واقعات کی وجہ سے پیدا ہوگیا ہے۔ ان پارٹیوں کے لیڈر آج صبح ہی گورنر سے ملاقات کریں گے۔ آج تیسرے پہر اسمبلی کا ڈھاکہ میں جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں تماشائیوں کو جانے کی بالکل اجازت نہیں ہوگی۔ اور اسمبلی کی بیرونی حدود میں بھی کوئی شخص بغیر اجازت نامے کے داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ اخبار نویسوں اور سرکاری افسروں کو داخلے سے روکا نہیں جائے گا۔

۴ کروڑ آدمی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے حقدار ہونگے

کراچی ۲۳ ستمبر۔ آئندہ عام انتخابات میں تین کروڑ ۸۰ لاکھ آدمی ووٹ ڈالنے کے حقدار ہوں گے۔ اور یہ لوگ ووٹ دینے کا حق استعمال کرکے مرکزی اسمبلی کے ۳۰۰ ممبر منتخب کریں گے۔ مشرقی پاکستان کے ووٹروں کی تعداد ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۶۳ ہزار ہے۔ اس کے بالمقابل مغربی پاکستان میں صرف ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ۳۷ ہزار ووٹر ہیں۔ رائے دہندگان کی آخری اور مکمل فہرست اگلے ماہ کی پہلی تاریخ کو شائع کی جا رہی ہے۔

جلال بایار کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۲۳ ستمبر۔ رات صدر سکندر مرزا نے ترکی کے صدر جناب جلال بایار کے اعزاز میں نہایت وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ صدر ترکی دو روزہ مختصر دورے پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

ایران میں زبردست زلزلہ

کئی گاؤں تباہ اور بہت سے آدمی ہلاک

تہران ۲۳ ستمبر۔ گزشتہ اتوار کو ایران کے علاقے کرمان شاہ میں زبردست زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کئی گاؤں تباہ اور بہت سے آدمی ہلاک ہو گئے۔ نقصان کی پوری تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

چین نے الجزائر کی آزاد حکومت کو تسلیم کر لیا

پیکنگ ۲۳ ستمبر۔ کمیونسٹ چین نے الجزائر کی آزاد حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ عرب ملکوں کے علاوہ یہ پہلا ملک ہے جس نے اس نئی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔ چین کے صدر ماؤزے تنگ نے الجزائر کی آزاد حکومت کے وزیر اعظم جناب فرحت عباس کو ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں انہیں حکومت کو تسلیم کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

جنرل اسمبلی نے ۷۲ امور پر مشتمل ایجنڈا منظور کر لیا

نیویارک ۲۳ ستمبر۔ گزشتہ رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۷۲ امور پر مشتمل ایجنڈا منظور کر لیا۔ ان میں الجزائر، ہنگری، جنوبی افریقہ میں نسلی علیحدگی کی پالیسی، تخفیف اسلحہ، ایٹمی طاقت اور بیرونی خلا کے مسائل شامل ہیں۔ ہنگری کا مسئلہ شامل کرنے کے سوال پر اسمبلی میں گرما گرم بحث ہوئی۔ بالآخر ۱۰ کے مقابلے میں ۶۱ ووٹوں سے یہ مسئلہ ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا۔ دس ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

پیکنگ ۲۳ ستمبر۔ چین نے امریکہ کو دسویں بار خبردار کیا ہے کہ وہ چین کی ساحلی اور بحری حدود کو توڑ رہا ہے اور اس کے جہاز برابر فضا اور سمندر کی علاقائی حدود میں سے گزر رہے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۸ء

سیاسی پارٹیاں

(۱)

اصولاً ہم ملکی سیاست میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ لیکن بعض اوقات اخلاقی اور مذہبی اصلاحیت کے نقطۂ نظر سے ہمیں سیاست کے عمومی پہلوؤں کا جائزہ لینا پڑتا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں سیاست ابھی تک کوئی معیار قائم نہیں ہوا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو سیاسی پارٹیاں اس وقت ملکی سیاست میں آگے آنا چاہتی ہیں۔ ان کے باہمی تنازعات میں اصول پرستی کا نشان تک موجود نہیں۔

اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سیاسی پارٹی میں اس لئے شامل نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس پارٹی کے اصولوں سے اتفاق رکھتا ہے بلکہ اسکے پیش نظر سیاست سے بالکل غیر متعلقہ معاملات ہوتے ہیں۔ مثلاً مفاد پرستی دوست پروری۔ برادری کا رشتہ وغیرہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بہترین جمہوری ممالک بھی ایسی باتوں سے ایک حد تک خلاصی نہیں پا سکے لیکن ہمارے ملک میں تو یہ صورت حال نہایت خطرناک ہے۔ اسی بے اصولی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے لیڈر نت نئی پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب اس بات پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ ایسا قانون بنایا جائے۔ کہ کوئی ممبر اسمبلی ایک ٹرم کے دوران پارٹی نہیں بدل سکتا

ایسا قانون موجودہ حالات میں بیشک ضروری ہے۔ لیکن ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ یہ ہماری سیاسی زندگی کی کتنی توہین ہے۔ کاش ہمارے لیڈر اس سے متاثر ہوں اور صحیح معنوں میں ملک و قوم کی خدمت پیش نظر رکھ کر آگے آیا کریں۔ اور جس بات پر دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے ملک کے لئے مفید ہے اس کی بناء پر کسی پارٹی میں حصہ لیں۔ ورنہ بہتر ہے کہ سیاست سے علیحدہ رہیں۔

دوسری بات جو ہماری سیاست میں عمومی لحاظ سے قابل اصلاح ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر پارٹی اپنے مخالفین کے خلاف ہر قسم کے جائز و ناجائز حملے کرنے ہی کو اپنی کامیابی کا راز سمجھتی ہے۔ اس ضمن میں ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے علمائے کرام جو سیاست میں حصہ لینے کے لئے تلے ہوتے ہیں نہایت غیر اخلاقی رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ کو فاسق و فاجر اور خدا جانے کیا کیا کہہ دینا تو ان کے لئے کوئی بات ہی نہیں۔ آجکل ایسے دینداروں کے ترجمان اخبارات یہ مہم بڑی تیزی سے چلا رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ وہ عوام کے دلوں میں اپنے لئے جگہ پیدا کر رہے ہیں لیکن ہر سمجھدار انسان ان لوگوں کی توقعات پر صرف مسکرا دے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خود یہ حضرات مسلمانوں کو تباہ کرنے میں صدیوں سے کیا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ عوام خود ان لوگوں کے اخلاق سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ قومی کردار اور قومی ہمدردی کے لحاظ سے تعلیم یافتہ طبقہ ان حضرات سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر ان حضرات کی طرفداریاں اور فقہی تنگ نظریاں ایک مدت سے مسلمانوں کی جان کا وبال بنی ہوئی ہیں۔ یاد رکھیے کہ اس تفرقہ بازی سے کوئی مولوی صاحب بھی خالی نہیں۔ خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی اتحاد بین المسلمین کا حامی بیان کرتا ہو۔ عقیدہ کی بناء پر جو رواداری کی روح ان علمائے کرام کے سینہ میں تڑپتی ہے وہ مرتے مرتے ہی مرے گی۔

خیر یہ تو علم لوگ ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔ ان سے کچھ کہنا شاید بے ادبی میں داخل ہے اور انہیں صرف زمانہ ہی سیدھا کرے تو کرے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ بھی جو حقیقی طور پر حب الوطنی کے معنے سمجھتا ہے۔ اور باہمی رواداری کے صحیح جذبات رکھتا ہے۔ ان لوگوں سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ لوگ اسلام کا نام لے دیتے ہیں۔ تو سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے بے شک بعض مستقل مزاج لوگ ان کے بہکانے سے گمراہ نہیں ہوتے مگر ایسے لوگ ہمارے وطن میں خال خال ہی ملتے ہیں۔

(۲)

کتنی حیرانی ہے کہ وہ مسلم لیگ جس نے محض اتحاد کی بناء پر پاکستان بنایا۔ قائد اعظم مرحوم کی وفات کے بعد اپنے موقف سے ہٹ گئی ہے ایسے عناصر کو دخل اندازی کی راہ دے دی ہے۔ جن کو قائد اعظم مرحوم نے بڑی جرأت کے ساتھ اٹھنے سے دبائے رکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم لیگ انتشار کا شکار ہو گئی۔ اور آج وہ ملک میں بڑی حد تک بے اثر ہو کر رہ گئی ہے۔

ایک جمہوری ملک میں مختلف سیاسی پارٹیوں کا وجود نہ صرف ممکن ہے بلکہ ایک حد تک لازمی ہے۔ کیونکہ ملکی مسائل کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اور انہیں حل کرنے کے لئے ہر پہلو سے جانچنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن پارٹی بازی کا سب سے بڑا نقص ہے۔ کہ اکثر حریف پارٹی کو شکست دینے کے لئے ایک پارٹی غلط بات کی تائید میں غلو کی حد تک چلی جاتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ ملک میں تو شائد اس سے زیادہ نقصان نہیں پہونچتا۔ لیکن ہمارے ایسے ملک میں جہاں ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ لوگ ان پڑھ ہیں۔ اکثر طالع آزما لوگ عوام کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور بڑھ بڑھ کر مارتے ہوئے سمندر اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں۔ گو انجکام کار شکست ہی کھاتے ہیں۔

ایسے ملک میں حقیقی خیر خواہ اور محب وطن سمجھدار نیک دل لیڈر کے لئے واقعی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ لیکن ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ ایک مستقل مزاج نیک دل لیڈر خواہ ساری دنیا اس کے برخلاف ہو آخر میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسکی صرف کامیابی یہ نہیں ہوتی کہ وہ امور مہمہ میں ملک کی صحیح راہ نمائی کرتا ہے بلکہ وہ عوام کو سیاسی احساس کی سطح سے کہیں بلند بھی کر دیتا ہے۔ چنانچہ قائد اعظم مرحوم کی ہر طرح سے کامیابی مسلم ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اول تو وہ موجودہ سیاست کو خوب سمجھتے تھے۔ اور دوسرے وہ مسلم قوم کے سچے بہی خواہ تھے۔ اور نہایت دیانتداری سے کام کرتے تھے۔ ان کی ذات میں ایسا اثر تھا کہ بڑے بڑے بزعم خود غلط مفاد پرست اور متعصب علماء حضرات بھی ان کے بتائے ہوئے طریق کار سے منحرف نہیں ہو سکتے تھے وہ مسلم قوم کے ہر عنصر کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اور نہایت دور رس نگاہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب شروع شروع میں انہیں مشورہ دیا گیا۔ کہ مسلم لیگ کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے اہل علم حضرات کی مدد لی جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر ہم ان لوگوں کو آگے لے آئیں تو سب سے پہلے وہ میرے اور آپ کے خلاف کفر کا فتوے دیں گے۔ اور جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ ختم ہو جائے گا۔ آپ کی یہی مستقل مزاجی تھی۔ کہ بعد میں جو اہل علم حضرات مسلم لیگ میں شامل بھی ہوتے ان کی مجال نہیں تھی۔ کہ وہ فرقہ بازی کا کوئی اشارہ بھی کر سکیں۔

قائد اعظم مرحوم کی یہی خوبی تھی جس سے وہ مسلم لیگ ایسی بے سروسامان جماعت کو لے کر اٹھے اور اسے پاکستان کا موجد بنا دیا۔ یہاں تک کہ کلکتہ کا ٹکٹ خریدنے والے بھی کراچی سیل میں ہی سوار ہو گئے جب تک آپ جیتے رہے۔ کسی متعصب سے متعصب کافر گر کو دم مارنے کی مجال نہ ہوئی۔ لیکن جونہی مسلم لیگ بقضائے الٰہی آپ کی راہ نمائی سے محروم ہوئی دبے ہوئے فتنے پھر بیدار ہو گئے اور تخریبی عناصر نے آہستہ آہستہ لیڈرشپ کا تیا پانچا کر کے رکھ دیا۔ اور اب حالت ناگفتنی ہو چکی ہے۔ اور دوست دشمن ہم پر ہنس رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں "ریاست" دہلی کے ادارتی نوٹ سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو

"دو تین برس ہوئے ہیں پاکستان کے ایک لیڈر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور پاکستان کی بدحالی پر ذکر ہو رہا تھا تو ایڈیٹر "ریاست" نے کہا کہ "پاکستان کی بدحالی کا باعث یہ ہے کہ اس کی قیادت درجہ دوم کی صف کے لیڈروں کے ہاتھ میں ہے اور وہاں پہلی قطار کا کوئی لیڈر برسر اقتدار نہیں۔ ایڈیٹر "ریاست" کے ان الفاظ کو سنکر پاکستان کے اس لیڈر نے پنجابی زبان اور پنجابی لہجہ میں خوب جواب دیا اور کہا "چھوڑئیے جی۔ اگر یہ کمبخت درجہ دوم کے لیڈر ہوتے تو پھر بھی غنیمت تھا۔ یہ تو درجہ سوئم کے لیڈر بھی نہیں ہیں"

پاکستان کی فی الحقیقت پوزیشن یہ ہے کہ اس ملک کی تباہی کا باعث وہاں صف اول کے لیڈروں مثلاً سر ظفر اللہ خاں وغیرہ کا برسر اقتدار نہ ہونا اور وہاں کی حکومت درجہ دوم یا درجہ سوئم کے لیڈروں کے قبضہ میں ہونا ہے۔ اسی طرح ہی ہندوستان میں آج مسئلہ خوراک کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ بھی صرف یہ ہے کہ وزارت خوراک مسٹر اجیت پرشاد جین جیسے شخص کے ہاتھوں میں ہے جس کو درجہ سوئم کا لیڈر بھی قرار نہیں دیا جا سکتا"

(ریاست ۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء)

مامور من اللہ کی صداقت کی ایک ناقابلِ تردید قرآنی دلیل

اور

مخالفینِ احمدیت

(از مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

دلیل صداقت

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ۔ وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ۔ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حٰجِزِیْنَ۔ (سورہ الحاقۃ ع۲)

(ترجمہ) یہ قرآن ایک عزت والے رسول کا کلام ہے یعنی وحی کے ذریعہ سے اس کو پہنچا ہے اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر تم ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی کسی کاہن کا کلام ہے مگر تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ یہ رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے اور اگر یہ رسول ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو یقیناً ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی گردن کاٹ دیتے اور کوئی بھی تم میں سے اسے خدا کی سزا سے بچا نہیں سکتا۔

اس آیت کریمہ کے ماتحت علماء امت محمدیہ نے یہ اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ مفتری علی اللہ ہلاک کیا جاتا ہے اور وہ ہرگز اس مہلت کو نہیں پا سکتا جو اصدق الصادقین خیر المرسلین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی میں صفحہ ۱۰۰ پر لکھا ہے۔

"عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ یہ باتیں ایک غیر نبی میں جمع ہو جائیں۔ اس شخص کے حق میں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ خدا پر افترا کرتا ہے پھر اس کو ۲۳ برس مہلت دے"

امام ابن قیم ایک عیسائی سے مناظرہ کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔

"یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ خدا پر ۲۳ سال سے افترا کرتا ہے۔ پھر بھی خدا اسے ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی تائید کرتا ہے وہ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا"

(زاد المعاد جلد ا صفحہ ۵۰۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دلیل کو اپنی صداقت کے ثبوت میں بار بار پیش فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دعویٰ وحی و الہام کے بعد ۲۶ سال تک مہلت عطا فرمائی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے قول اور فعل سے گواہی دے دی کہ آپ خدا کے صادق مامور ہیں۔

لاجواب دلیل

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ایک کتاب "حرف محرمانہ" لکھی۔ اس کے صفحہ ۱۰۲ پر اس دلیل کے متعلق حسب ذیل اعتراف کیا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"جناب مرزا صاحب پورے بیس برس تک اس آیت سے استدلال فرماتے رہے۔ اس استدلال کو ہر تصنیف میں بار بار دہراتے رہے اور لطف یہ کہ آپ کے مخالفین یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ مولوی عبد الحق غزنوی و دیگر سینکڑوں علماء میں سے کوئی ایک بھی اس استدلال کا جواب نہ دے سکا"

پھر صفحہ ۱۰۶ پر یہ اقرار کیا:۔

"اس استدلال کے سلسلہ میں جناب مرزا صاحب نے مخالفین علماء کو بار بار چیلنج دیا کہ اگر اسلام کی طویل تاریخ میں کوئی جھوٹا نبی ہلاک نہ ہوا ہو تو اس کا نام بتاؤ۔ لیکن کوئی عالم گذشتہ ستر برس میں ایک مثال بھی پیش نہ کر سکا"

دلیل قرآنی سے انحراف

ان دیگر علماء کرام بعد ڈاکٹر جیلانی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال کی مضبوطی اور علماء کی بے بسی کا جو اعتراف کیا ہے اس کا طبعی نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ وہ حضور کی صداقت کا از روئے قرآن کریم کھلم کھلا اقرار کرنے کی سعادت حاصل کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ اپنی طرف سے اس آیت کی ایک ایسی نرالی تفسیر پیش کی جو آج تک کسی نے نہیں کی۔ اور یہ ضرورت انہیں صرف اس لئے پیش آئی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کے جواب سے خود بھی عاجز تھے لیکن اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ جہاں کوئی پکڑا گیا تو اسی نے نئے معنی گھڑ لئے تو قرآن کریم سے امان اٹھ جائے۔

ذیل میں ڈاکٹر صاحب کی وہ تفسیر جو اپنی رائے سے انہوں نے لکھی ہے۔ درج کی جاتی ہے اور جو اعتراضات اس پر وارد ہوتے ہیں وہ درج کئے جاتے ہیں۔ جس سے قارئین کرام پر واضح ہو جائے گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی اس تفسیر جدید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا رد تو نہ ہو سکا۔ البتہ وہ خود صداقت قرآنی سے منحرف ہو گئے۔

برق صاحب کی تفسیر جدید

برق صاحب لکھتے ہیں:۔

"آیہ زیر بحث کا مفہوم ہمارے علماء سے آج تک مخفی رہا۔ ۔۔۔ ۔۔۔ یہاں قابل حل صرف یہ سوال ہے کہ رسول کون ہے؟ اگر اس سے مراد حضور صلعم ہوں تو جناب مرزا صاحب کا استدلال درست ہے اور اگر کوئی اور ہو تو درست نہیں رسول کریم کی تفسیر آیہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ وَّمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۔۔۔۔ یہ قرآن رسول کریم کا قول ہے جو بڑا طاقتور ہے اور رب العرش کے پاس مقیم ہے جس کی آسمانوں میں اطاعت کی جاتی ہے۔ جو بے حد بااعتماد ہے۔ آپ کا نبی (صاحبکم) دیوانہ نہیں! اس آیت سے ظاہر ہے کہ رسول کریم اور محمد صلعم دو جدا جدا ہستیاں ہیں ۔۔۔۔ رگ جان کاٹنے کی وعید اس فرشتے سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ حضور علیہ السلام سے جب بنیاد ہی نہ رہی تو پھر وہ قصر استدلال کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے صرف اس بنیاد پر اٹھایا تھا کہ رگ جان والی وعید کا تعلق حضور علیہ السلام سے ہے"

(حرف محرمانہ صفحہ ۱۱۲)

برق صاحب کی اس تفسیر پر مندرجہ ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

پہلا اعتراض

ڈاکٹر صاحب نے رسول کریم سے فرشتہ مراد لیا ہے لیکن اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ البتہ سورۃ تکویر کی ایک آیت جس میں رسول کریم کا لفظ آیا ہے درج کر دی۔ لیکن یہ تو خود ایک اور دعویٰ ہے۔ کہ اس آیت میں بھی رسول کریم سے مراد فرشتہ ہے ان کا فرض تھا کہ وہ کوئی دلیل پیش کرتے جس سے یہ ثابت ہوتا کہ ہر دو آیتوں میں رسول کریم سے مراد فرشتہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں لیکن انہوں نے نہ تو کوئی دلیل لکھی اور نہ ہی کوئی حوالہ پیش کیا۔ پس بغیر ثبوت کے ڈاکٹر صاحب کا دعویٰ کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ایک یا ایک سے زائد اوصاف دو جگہ مذکور ہوں تو ان کا موصوف ایک ہی فرد ہو۔

انہوں نے یہ بھی خیال نہ فرمایا کہ سورۃ تکویر کی ان آیات میں خدا تعالیٰ کفار کے اس اعتراض کی تردید فرما رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مجنون ہیں اور یہ بیان کرنے سے کہ فرشتہ مطاع اور امین ہے کفار کے اعتراض کا رد نہیں ہو جاتا بلکہ ایک اور دعویٰ بے دلیل پیدا ہو جاتا ہے جو قرآن کریم کی شان کے قطعاً مناسب نہیں۔ البتہ اگر رسول کریم سے مراد آنحضرت صلعم لئے جاویں اور ذی قوۃ، مطاع، مکین اور امین کو رسول اکرم کی صداقت کے دلائل تسلیم کئے جاویں تو اس سے کفار کے اعتراض کا یقیناً رد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ تو مانتے ہی تھے کہ آنحضرت صلعم امین ہیں اور یہ خدا تعالیٰ نے رفتہ رفتہ واقعات سے ان پر ثابت کر دیا کہ بے شک آپ خدا کے نزدیک ذی قوۃ بھی تھے اور مکین مطاع

بھی تھے۔ رہا یہ امر کہ قرآن کریم کا قول کیوں کہا گیا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کا اظہار بہرحال آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے سننے میں آیا تھا۔ اور کفار یہ کہتے تھے کہ یہ قرآن آپ کا ہے اور ایک انسان کی حیثیت سے بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا نے یہاں بتایا کہ یہ قول اس حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے۔ جس حیثیت سے فرشتے دل پیش کیا کرتے ہیں قرآن کریم نے متعدد مقامات پر اس امر کی صراحت کی ہے کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے چنانچہ فرمایا تنزیل من رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین اس آیت سے ظاہر ہے کہ یہ کلام خدا کا کلام ہے۔ آنحضرت صلعم ہمارے مقرب رسول ہیں۔ اور فرشتہ یہ کلام لے کر آپ کے پاس آیا۔ پس یہ کلام کلام اللہ بھی ہے اور محمد رسول اللہ کا کلام بھی کہ آپ کے منہ سے دنیا نے سنا پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیًا یعنی جو وحی الٰہی ہوتی ہے وہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کو خدا نے وحی الٰہی ۔۔۔ ہے۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کلام اللہ ہے۔

دوسرا (۲) اعتراض

لوگوں نے رسالت کا دعویٰ اور کلام الٰہی آنحضرت صلعم کی زبان معارف بیان سے سنے تھے کسی فرشتہ کی زبان سے تو نہ سنے تھے اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلعم کا اپنا کلام نہیں تو وہ آپ پر تقول کا الزام نہ لگاتے۔ لیکن قرآن شاہد ہے کہ مخالفین نے آنحضرت صلعم پر یہ الزام لگایا تھا۔ چنانچہ سورۃ طور آیت ۳۴ میں کفار کا یہ اعتراض درج ہے ام یقولون تقولہ بل لا یومنون ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہیئے کہ اگر یہ رسول کریم کفار کے نزدیک فرشتہ تھا تو وہ آنحضرت صلعم پر تقول کا الزام کیوں لگاتے تھے؟

تیسرا اعتراض

تقول باب تفعل سے ہے جس کا خاصہ بناوٹ اور تکلف ہے جیسے مرض فعل سے باب تفعل تمارض آئے گا جس کے معنی ہیں جان بوجھ کر تکلف سے بیمار پڑ گیا۔ پس تقول کے معنی ہوں گے ارادے سے اور جان بوجھ کر بناوٹ سے قول گھڑ لینا۔ لیکن کیا برق صاحب یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ فرشتوں میں معاذ اللہ یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ وہ تقول کر سکیں۔ خدا تعالیٰ تو فرشتوں کے متعلق قرآن کریم میں ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ یفعلون ما یومرون یعنی فرشتے وہی کچھ بجا لاتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے۔ پس جب کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو ایسا بنایا ہی نہیں کہ وہ بناوٹ اور تکلف سے خلاف واقعہ کچھ کر سکیں۔ تو کیوں اسلامی عقیدہ اور تعلیم کے خلاف ڈاکٹر صاحب یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ یہاں رسول کریم سے مراد فرشتہ ہے۔

چوتھا اعتراض

یہ بتانا بھی ڈاکٹر جیلانی صاحب برق ہی کے ذمہ ہے کہ کس نے یہ الزامات "یہ افترا ہے" "اضغاث احلام" ہے فرشتوں کی بابت ردنے تھے۔ جو اس نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ فرشتہ افتراء کرتا تو ہم رگ جان کاٹ دیتے

پانچواں اعتراض

ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ کیا فرشتوں کی بھی وتین ہوتی ہے؟ اور انہیں یہ علم کیونکر ہوا؟

چھٹا اعتراض

اگر فرشتے کی رگ جان کاٹ دینا فرشتے کی دلیل صداقت ہے۔ تو لوگوں کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ فرشتے کی رگ جان کاٹی گئی ہے۔ جب کہ فرشتوں کی بابت آیت کریمہ ولو جعلنٰہ ملکًا لجعلنٰہ رجلًا (انعام آیت ۱۵) سے ظاہر ہے کہ فرشتے ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ نہ فرشتے نظر آ سکتے ہیں۔ اور نہ ان کی رگ جان کاٹنے کا علم ہو سکتا ہے۔ تو یہ کس طرح معلوم ہو گا کہ فرشتے نے تقول نہیں کیا۔ لہٰذا یہ تو فرشتوں کی صداقت کے لئے بھی کارآمد نہ رہی تو پھر ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہیئے کہ یہ دلیل کس کام کی رہی؟۔

ساتواں اعتراض

برق صاحب نے سورہ الحاقہ کی جو آیات اپنی کتاب میں درج کی ہیں ان سے اگلی آیت جو اسی مضمون سے متعلق ہے۔ انہوں نے نظر انداز کر دی کیونکہ وہ حصہ آیت تو ان کی تفسیر کی غلطی کو بالکل واضح کر دیتا ہے اور بآسانی ہر انسان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی یہ تفسیر منشاء الٰہی کے سراسر خلاف اور تفسیر بالرائے کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ آیت یہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فما منکم من احد عنہ حاجزین یعنی تم میں سے کوئی بھی ہم کو مفتری علی اللہ کی رگ جان کاٹنے سے روک نہیں سکتا۔ اب یہ جیلانی صاحب ہی بتلا سکتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ فرشتے کی رگ جان کاٹنے لگے گا تو کیا لوگوں کو پتہ لگ جائے گا اور تمام کفار مل کر خدا تعالیٰ کے مزاحم ہو جائیں گے اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر وہ بتائیں کہ ان کی تفسیر میں اس آیت کا کیا مطلب ہو گا۔ آخر انہوں نے اسے کیوں نظرانداز کر دیا؟ ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت سے ان کے اس مفروضہ کا بھی جواب مل جاتا ہے جو انہوں نے تحریر کیا ہے کہ انگریزی حکومت کے دور میں مدعیان نبوت دعوے کے بعد ۲۳ سال زندہ رہ سکتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ جیلانی صاحب انگریزی حکومت کو خدا تعالیٰ سے زیادہ طاقتور نہیں سمجھتے ہوں گے۔ پس جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ مفتری کو ہلاک کرتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس کو بچا سکے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کوئی مفتری خدا کی سزا سے بچ سکے۔

اب ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کا فرض ہے کہ وہ ہمارے ان اعتراضات کا حل پیش کریں اور جب تک وہ انہیں حل نہ کریں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس قصر استدلال کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا۔ یعنی یہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ افتراء کرتے تو خدا رگ جان کاٹ دیتا۔ چونکہ خدا نے رگ جان نہیں کاٹی لہٰذا آپ مفتری نہیں بلکہ صادق رسول ہیں آنحضرت صلعم کی وحی پانے کا زمانہ ۲۳ برس ہے لہٰذا یہ زمانہ صادق و کاذب کے لئے ایک صحیح پیمانہ ہے چونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو یہ مہلت عطا فرمائی اور آپ دعویٰ وحی و الہام کے بعد ۲۷ برس تک زندہ رہے۔ لہٰذا آپ صادق ہیں۔ اور اگر آپ کو سچا نہ جانیں تو آنحضرت صلعم کے لئے یہ دلیل باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ کے لئے اس دلیل کا باطل ہونا محال ہے لہٰذا جو امر مستلزم محال ہو وہ خود محال ہوتا ہے سچ ہے ؎

افتراء کی ایسی دم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار

ضلع منٹگمری و ملتان کی جماعتیں توجہ فرمائیں

مولوی محمد شفیع خانصاحب معلم صیغہ ہذا کو ضلع منٹگمری و ملتان کی جماعتوں میں برائے حصول چندہ نشر و اشاعت بھجوایا جا رہا ہے۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ براہ مہربانی ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(قائمقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ضرورت

ڈیپارٹمنٹ آف فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے تنخواہ کا گریڈ ۵۰-۲-۸۰ ہو گا الاؤنس علاوہ۔ میٹرک سائنس کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ کی نقل شامل ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور انٹرویو ۳۰ ستمبر صبح ۸ بجے ہو گا۔

(ہیڈ آف دی فزکس ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر میں لائبریرین کی ضرورت کے تحت جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں پتہ غلط لکھا گیا ہے۔ اصل پتہ درج ذیل ہے:۔

پتہ: چوہدری عبدالطیف پر دیرائٹر پاؤنیر الیکٹرک کمپنی بیرون حرم گیٹ۔ ملتان شہر

دنیائے اسلام کا بطلِ جلیل

(منقول از ہفت روزہ رفتار زمانہ لاہور ۸ ستمبر ۵۸ء)

دنیا کے بین الاقوامی حلقوں میں پاکستان کی ساکھ بڑھانے اور اس کی عزت و شہرت کو چار چاند لگانے میں ... چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی ذات گرامی کو جو نمایاں دخل حاصل ہے وہ ہمیشہ تاریخ پاکستان کے زریں باب کا عنوان رہے گا۔

آپ ۶ فروری ۱۸۹۳ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۰۷ء میں سیالکوٹ سے پاس کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اور ۱۹۱۱ء میں گریجوایٹ بنے۔ مزید تعلیم کے حصول کی خاطر عازم انگلستان ہوئے۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں واپس تشریف لائے اور دسمبر ۱۹۱۴ء سے اپنے والد ماجد حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم کے ساتھ سیالکوٹ میں پریکٹس شروع کر دی۔ ۱۹۱۶ء میں قانون کے رسالہ "انڈین کیسز" لاہور کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۶ء تک اس فرض کو بخیر و خوبی نبھایا۔ اس دوران میں منصبی فریضہ کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ میں پریکٹس بھی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وقت کا بیشتر حصہ ہائیکورٹ کے کاموں میں صرف ہونے لگا۔

ادھر سیاست نے بھی خوش آمدید کہا۔ پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان بھلا کب اس مایہ ناز ہستی کو نظر انداز کر سکتے تھے۔ انہوں نے بھی اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا اور آپ کو منتخب کر لیا۔ ۱۹۲۶ء میں پنجاب کونسل کے ممبر نامزد ہوئے ۱۹۳۰-۳۱-۳۲ میں گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر نامزد ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں میاں سر فضل حسین کی رخصت کے سلسلہ میں عارضی طور پر بعہدہ رکن حکومت ہند تقرر ہوا۔ ۱۹۳۵ء میں گورنمنٹ ہند کے ایجنٹ جنرل کے طور پر چین تشریف لے گئے۔ نیز بہت سی بین الاقوامی مجلسوں اور کانفرنسوں میں بھی حکومت ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ بعد ازاں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج مقرر ہوئے۔ مئی ۱۹۴۷ء تک اسی منصب جلیلہ پر متمکن رہے۔

مصور فطرت شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم نے آپ کا قلمی حلیہ بایں الفاظ کھینچا تھا۔

"دراز قد۔ مضبوط بھاری جسم عمر چالیس سال سے زیادہ۔ گندمی رنگ۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم۔ فراخ علم اور فراخ عمل۔ قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم۔ وزیر ہند اور وائسرائے اور سب دیگر سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں اور ہندو بھی بادل نخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خاں کی لیاقت کو مانا اور کہا مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا تو وہ چوہدری ظفر اللہ خاں ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ سر ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک ہیں اور بے لوث ہیں۔"

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی بابائے ملت قائد اعظم محمد علی جناح نے آپ کو کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نئی مملکت کی تاسیس میں وابستہ کر لیا اور فوراً ہی قائد اعظم کی طرف سے آپ ریڈ کلف کمیشن کے سامنے مسلمانوں کا کیس پیش کرنے کے لئے مامور ہوئے۔ آپ نے اس فریضہ کو جس دانشمندی اور خوش اسلوبی سے نبھایا وہ صرف آپ کا حصہ تھی۔ اس کمیشن کے ارکان جو جج ہوا کر بٹھائے گئے تھے آپ سے کہیں کم قابلیت کے مالک تھے۔ تاہم قائد اعظم نے چاہا کہ آپ ملت کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں اقوام متحدہ میں فلسطین کے سلسلہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کے لئے بھی قائد اعظم کی نگاہ انتخاب آپ پر پڑی۔ آپ نے پاکستان کو یو۔ این۔ او کے ممبر ممالک کی صف میں جگہ دلوائی اور پھر ۲۶ ستمبر ۱۹۴۷ء کو مجلس اقوام متحدہ میں آپ کی زبان سے پاکستان کی آواز گونج رہی تھی۔ ۱۰ اکتوبر کو فلسطین کی تقسیم کا مسئلہ اس انداز سے پیش کیا کہ اقوام متحدہ کے وہ ممبران جو فلسطین کی تقسیم پر ادھار کھائے بیٹھے تھے آپ کی فی البدیہہ۔ مدلل اور مسکت تقریر سے اتنے مسحور ہوئے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے گریز کرنے

لگے اور ... پاکستان کی ناموری کا باعث ہوئی بلکہ دنیا کی تمام پسماندہ اور مظلوم قوموں کا سہارا بھی بنی۔ بایں ہمہ یہ کامرانی آپ کی قدرتی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا سبب بھی ہوئی۔

"آپ کی تدبر معاملہ فہمی اور کارکردگی پر قائد اعظم کو بھی فخر رہا جس کو ان کی زندگی کی ساری کامرانیوں مسرتوں اور شادکامیوں کا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔"

(اخبار حکومت کراچی ۱۴ اگست ۵۲ء)

اور یہی حسن ظن تھا کہ بانی پاکستان نے بلا تامل وزارت خارجہ کی پیشکش کی جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے مگر

"آپ نے اس عہدہ کو قبول کرنے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ قائد اعظم کے جواب میں آپ نے کہا کہ اگر میری قابلیت۔ دیانت و امانت پر پورا اعتماد ہے تو میں وزارت کے علاوہ کسی ہر صورت میں پاکستان کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ اس پر قائد اعظم نے یہ تاریخی جواب دیا۔

"آپ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مجھ سے ایسے جذبات کا اظہار کیا۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ عہدوں کے بھوکے نہیں ہیں۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۲ اگست ۵۲ء)

آخر ۲۷ دسمبر کو آپ کو وزیر خارجہ اور ریاستی تعلقات کا محکمہ سونپا گیا اور جنوری ۱۹۴۸ء میں سیکورٹی کونسل میں کشمیر کے جھگڑے میں پاکستانی وفد کی قیادت کا سہرا بھی آپ کے سر بندھا۔ اور آپ نے پاکستان کی حقیقی معنوں میں قیادت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ اس عظیم الشان کارنامے کا تصور کرنے کے لئے روزنامہ "سفینہ" لاہور کا صرف ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"درحقیقت تو یہ ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے مسئلہ کشمیر اس خوبی اور جانفشانی سے پیش کیا کہ انہوں نے اپنے حریف آئینگر کو شکست فاش دی دیدی اور ایسے میدان سیاست میں آنے کا نہیں چھوڑا۔ اکیس ہفتوں کے قلمی اور عقلی معرکوں کے بعد سر ظفر اللہ اپنے وطن لوٹے۔"

(روزنامہ سفینہ لاہور ۲ جولائی ۴۹ء)

آپ نے سات گھنٹے کی مدلل تقریر میں دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ ہندوستان کا کشمیر سے تعلق نہیں۔ اس کے برعکس پاکستان کا کشمیر سے جغرافیائی۔ اقتصادی۔ مذہبی اور تمدنی اعتبار سے ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آپ کی یہ تقریر محض لفظی جمع خرچ نہ تھا بلکہ اپنے دعوے کے ثبوت میں ٹھوس حقائق اور واقعات پیش کئے اور دشمن جو بڑی امیدوں سے یو۔ این۔ او میں گیا تھا یہ کہتا ہوا خائب و خاسر لوٹا۔

"یو۔ این۔ او سے پاکستان کے خلاف فریاد کرنا ہمالیہ جیسی غلطی تھی۔ ہم وہاں گئے تھے مستغیث بن کر لوٹے۔ وہاں سے ملزم بن کر۔"

(روزنامہ پرتاپ ۲۲ اگست ۱۹۵۰ء)

آپ نے اقوام متحدہ میں تمام ایشیاء خصوصاً مشرق وسطیٰ اور دنیائے اسلام کی کما حقہٗ نمائندگی کی۔ آپ کی ان مساعی سے متاثر ہو کر تمام مصری اخبارات نے لکھا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ دنیائے اسلام کا ہیرو ہے۔

ہفت روزہ ساغر کراچی کا ایک اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے

"تمام مصری اخبارات نے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی خدمات کی تعریف کی ہے۔ آپ نے اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر، مصر کے مسئلہ نہر سویز و سوڈان، عرب لیگ کے مسئلہ فلسطین ایران کے مسئلہ تیل اور تیونس اور مراکش مسئلہ آزادی پر چودھری ظفر اللہ خاں نے جو پر مغز تقریریں کی ہیں۔ وہ اپنی جگہ پر بے مثل ہیں۔ یہ ان کی بلند پایہ قانون دانی [illegible] اور نقطہ نظر کی قوت اور معقولیت کا ثبوت ہے کہ ساری دنیائے اسلام انہیں اپنے حقوق کا ترجمان اور محافظ سمجھتی ہے اور ان کی شخصیت پر فخر کرتی ہے۔"

(ہفت روزہ ساغر کراچی ۱۴ جولائی ۵۲ء)

الغرض آپ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کا سکہ اقوام عالم پر بٹھا دیا۔ آپ نے اپنے ملک کے لئے گراں بہا خدمات انجام دی ہیں اور اکثر نازک مراحل میں اپنی زور خطابت قوت استدلال اور قانونی تبحر کے ایسے جوہر دکھائے کہ اشد ترین معاندین بھی آفرین کہہ اٹھے۔ ۱۹۵۴ء میں آپ سر بنگل راؤ کی جگہ بین الاقوامی عدالت عالیہ کے جج منتخب ہوئے۔ جس سے ملکی وقار میں بے حد اضافہ ہوا اور پاکستان دنیا کی سیاست کی صف اول میں آ گیا۔ اس موقعہ پر پاکستان کے شہرہ آفاق مصنف علامہ رئیس احمد جعفری نے آپ کی خدمت میں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کو تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری قاسم خاں صاحب	پریذیڈنٹ	گوٹھ شاہ بخاری حیدرآباد
۲۔ محمد انور صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۳۔ محمد علی صاحب ولد بہادر خاں صاحب	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۱۔ سید ارشاد غنی صاحب	پریذیڈنٹ	مالو مہے ضلع سیالکوٹ
۲۔ خالد محمود صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۱۔ چوہدری غلام مہدی صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۹۵ ح ب/R ضلع لائلپور
۲۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال وامام الصلوٰۃ	″ ″ ″ ″
۱۔ حکیم نور محمد صاحب	پریذیڈنٹ	ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد
۲۔ محمد شفیع صاحب ابن حکیم نور محمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۳۔ محمد جمیل صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۱۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ وامین	گھیلی ضلع شیخوپورہ
۲۔ مستری اللہ رکھا صاحب	سیکرٹری مال	جنڈھیر ″ ″
۱۔ چوہدری حاجی سلطان احمد صاحب	پریذیڈنٹ وامین	نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ
۲۔ محمد ابراہیم صاحب گوجر	سیکرٹری مال ومحاسب	″ ″ ″
۳۔ محمد شریف صاحب	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۴۔ میاں غلام رسول صاحب	محصل	″ ″ ″
۵۔ ماسٹر محمد علی صاحب	امام الصلوٰۃ	″ ″ ″
۱۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب	پریذیڈنٹ	قلات بلوچستان
۱۔ میاں عبدالحق صاحب زرگر	″	صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری
۲۔ میاں غلام محمد صاحب ″	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۳۔ شیخ غلام باری صاحب	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۴۔ شیخ محمد سعید صاحب	″ ضیافت	″ ″ ″
۱۔ چوہدری خورشید احمد صاحب	پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال	محمد نگر اسٹیٹ ضلع نوابشاہ
۱۔ میاں عبداللہ صاحب بزاز	سیکرٹری مال	ادرحمہ ضلع سرگودھا
۲۔ بشیر محمد صاحب ولد محمد دین صاحب	″ امور عامہ	″ ″ ″
۳۔ محمد سلیمان صاحب خادم	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۴۔ منشی محمد حیات صاحب	″ تعلیم وآڈیٹر	″ ″ ″
۵۔ شیر علی صاحب ولد بدرالدین صاحب	″ وصایا	″ ″ ″
۶۔ بھائی محمد سلیمان صاحب	محاسب	″ ″ ″
۱۔ چوہدری آفتاب احمد صاحب	پریذیڈنٹ وسیکرٹری امور عامہ	حیدرآباد
۱۔ چوہدری محمد شریف صاحب نظامی	سیکرٹری اصلاح وارشاد	لیاقت پور ضلع رحیم یارخان
۱۔ چوہدری فضل احمد صاحب	پریذیڈنٹ	رحیم یارخان
۲۔ بابو نذیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	″
۳۔ چوہدری نذیر احمد صاحب	″ اصلاح وارشاد	″
۱۔ سید عبید اللہ شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک چھبرہ ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری محمد انور صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۳۔ مولوی عبدالغنی صاحب مولوی فاضل	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″
۴۔ چوہدری مظفر احمد صاحب	″ جنرل وامور عامہ	″ ″ ″
۱۔ مرزا ارشد بیگ صاحب	″ اصلاح وارشاد	بہاولپور
۱۔ چوہدری محمد شریف صاحب	پریذیڈنٹ وامام الصلوٰۃ	چک ۱۰۱/4-L ضلع بہاولنگر
۲۔ ″ ″ امداد علی صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۱۔ چوہدری اللہ بخش صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۹۲ ف ضلع بہاولپور
۲۔ ″ محمد صادق صاحب	سیکرٹری مال وامین وامام الصلوٰۃ	″ ″ ″ ″

(۴۱)

اصلاح وارشاد سے متعلق چند اور فرائض

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۰ اگست ۱۹۵۸ء)

سیکرٹری صاحبان اصلاح وارشاد کے لئے نظارت ہذا ۲۰ اگست ۵۸ء کے الفضل میں فرائض شائع کرا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ اور فرائض شائع کئے جاتے ہیں تاکہ احباب توجہ فرماویں اور سیکرٹری صاحبان اپنی ماہوار رپورٹ میں ان کے متعلق ذکر کیا کریں۔

سیکرٹری صاحبان سے ذیل کے امور کے متعلق رپورٹ مطلوب ہے:۔

اوّل: افراد جماعت کی کل تعداد کتنی ہے۔ ان میں سے عاقل بالغ کتنے ہیں۔

دوم: کیا مقامی جماعت کی کوئی اپنی مسجد ہے۔ اگر نہیں تو اس کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے۔ نیز نماز باجماعت میں احباب کی شمولیت کا کیا حال ہے۔ اوسط حاضری کیا رہتی ہے۔

سوم: درس قرآن کریم۔ حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق رپورٹ کی جائے۔ اور شاملین درس کی اوسط حاضری درج کی جائے۔

چہارم: مخصوص احمدی مسائل کے خلاف کسی فرد یا افراد جماعت کا عمل تو نہیں۔ اگر ہے تو اس کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔

پنجم: کیا مقامی جماعت میں کوئی باہمی تنازعات تو نہیں۔ اگر ہیں تو مقامی جماعت یا مرکز کے ذریعہ ان کو دور کرنے کی کیا کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ ہوا۔

ششم: جماعت کی دینی حالت کیسی ہے۔ کیا پانچ بنا اسلام پر احباب کا عمل ہے۔ نیز حرمت سود۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ترکہ سے حصہ دینا۔ مرکز سے وابستگی۔ جماعتی کاموں میں دلچسپی۔ خلاف شریعت رسوم کے متعلق نمبروار رپورٹ درج کی جائے۔

ہفتم: جماعت کے احباب کی اخلاقی حالت کیسی ہے۔ اسلامی شعار کی ظاہری اہانت مثلاً ڈاڑھی نہ رکھنا۔ سوال کی عادت۔ لین دین میں بدمعاملگی۔ جھوٹ۔ غیبت۔ گالی کی عادت۔ حقہ اور سگریٹ نوشی وغیرہ عیوب تو نہیں پائے جاتے۔ اگر پائے جاتے ہیں۔ تو ان کے ازالہ کی کیا کوشش کی گئی ہے۔

ہشتم: کیا مقامی جماعت میں کوئی یتامیٰ یا بیوگان ہیں اگر ہیں تو ان کے گذارہ اور اخلاقی اور دینی نگرانی کا کیا انتظام ہے۔

نہم: کیا مقامی جماعت میں مستقل طور پر سیکرٹری اصلاح وارشاد مقرر ہے اور اسے اپنے فرائض کا علم ہے۔۔۔۔۔۔ اگر نہیں تو جماعت کے مشورہ سے مستقل طور پر سیکرٹری اصلاح وارشاد مقرر کیا جائے۔ اور مرکز سے منظوری حاصل کی جائے۔

دہم: ایسے احباب کے نام نوٹ کئے جاویں۔ جو دینی اور قومی کاموں میں تعاون سے پیش آتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مورخہ ۷ ستمبر کو پاکستان کے طول وعرض میں احمدی جماعتوں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جن میں احمدی اور غیر از جماعت اصحاب نے رسول پاکؐ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنانے کی تلقین کی۔

بہت سے مقامات کے جلسوں کی روئدادیں الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے بقیہ جلسوں کی رپورٹیں شائع کرنے کی بجائے صرف ان مقامات کا نام درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جہاں یہ جلسے منعقد ہوئے

ٹلونڈی کھجو والی۔ مونگ۔ پاندھی۔ محمود آباد جہلم۔ بہلولپور چک ۱۲۷۔ جھنگ صدر۔ نزگرمی۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور۔ چک ۲۷۰ کاچلو۔ گھنوکے ججہ۔ میانی گھوگھیاٹ۔ چاہ لڈیانہ۔ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ گوجرانوالہ۔ گٹ گنج مردان۔ چک منگلا۔ موسیٰ والا۔ سلیم پورہ۔ سانگلہ ہل۔ سماعیلہ۔ سنجر چانگ ضلع حیدرآباد۔ گنگا پور چک ۵۹۱۔ کلاس والا۔ قصور۔ شور کوٹ۔ کوٹ احمدیاں۔ موہن کے۔ اسلام آباد۔ بنگلہ ۱۸۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

"لبنان کے حالات بہتر ہوئے تو میں واپس نہیں جاؤں گا"

ترکیہ پہنچ کر وزیر اعظم سمیع الصلح کا اعلان

استنبول ۲۲ ستمبر۔ لبنان کے وزیر اعظم سمیع الصلح نے کہا ہے کہ اگر لبنان کی صورت حال بہتر نہ ہوئی اور انتخاب کے بعد میرا ملک اپنی آزادی برقرار نہ رکھ سکا تو میں لبنان واپس نہیں جاؤں گا۔ میں دوسرے ملکوں میں رہ کر اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھوں گا۔ جب تک لبنان آزاد و خود مختار نہیں ہو جائے گا۔

وزیر اعظم سمیع الصلح جنوبی ترکیہ میں ادانہ کے مقام پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ بعد میں سمیع الصلح استنبول پہنچے۔

لبنان میں نئے صدر جنرل فواد شہاب کل دمشق ۲ اپنے عہدہ کا حلف اٹھا رہے ہیں۔ جس کے بعد لبنان کی نئی حکومت عہدہ سنبھالے گی۔

اس مہینے کے اوائل میں سمیع الصلح نے ایک نشری تقریر میں کہا تھا کہ میں ریٹائر ہو کر لبنان سے غیر معین عرصے کے لئے چلا جاؤں گا۔

پاکستان سے آزاد الجزائری حکومت کی درخواست

قاہرہ ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد الجزائری حکومت نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ اسے تسلیم کر لیا جائے الجزائری حکومت کے نمائندے نے پاکستانی سفیر مقیم قاہرہ نے کہا ہے کہ یہ درخواست کراچی پہنچا دی جائے

یاد رہے کل کراچی میں پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا تھا کہ آزاد الجزائری حکومت کو تسلیم کرنے کے مسئلہ پر ابھی غور نہیں کیا گیا۔ اس ترجمان نے کہا تھا کہ الجزائری حکومت کے نمائندوں نے پاکستان سے ایسی کوئی درخواست نہیں کی۔ لہٰذا ابھی تک اس مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے سفارتی نمائندہ نے پرسوں قاہرہ میں آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس سے ملاقات کر کے انہیں اس حکومت کے قیام پر مبارکباد پیش کی تھی۔

فرحت عباس کی حکومت نے بھارتی حکومت سے بھی کہا ہے کہ اسے تسلیم کر لیا جائے۔

امریکہ کی سب سے بڑی آفتابی بھٹی

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ امریکہ کی سب سے بڑی آفتابی بھٹی اس مہینے بری فوج کے تحقیقاتی مرکز نائک (میساچوسٹس) میں چالو ہو جائے گی۔ یہ زبردست بھٹی دھوپ

فرحت عباس کو تہنیت کا پیغام

تونس ۲۲ ستمبر۔ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم فرحت عباس کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

اردن کی حکومت نے بھی نئی الجزائری حکومت کو مبارکباد کا تار روانہ کیا ہے دریں اثنا اردن کی کابینہ کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں آزاد الجزائری حکومت کو تسلیم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

بدھ لاماؤں کو سوشلزم پر عمل کرنے کا حکم

ہانگ کانگ ۲۲ ستمبر۔ اندرونی منگولیا کے بدھ لاماؤں کو کمیونسٹ چین کی طرف سے آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ انہیں "سوشلسٹ تعمیر" میں حصہ لینا چاہیئے۔ یہ ہدایت اندرونی منگولیا کی کمیونسٹ پارٹی کمیٹی کے فرسٹ سیکرٹری اولانفو نے جاری کی ہے۔

سات برطانوی سپاہی ہلاک کر دئے گئے

قاہرہ ۲۲ ستمبر قاہرہ ریڈیو نے سلطان اومان کے محکمہ اطلاعات کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ اومان کے وطن پرستوں نے برطانوی فوج پر حملہ کر کے سات سپاہیوں کو ہلاک اور اٹھارہ کو مجروح کر دیا ہے انہوں نے مرک نامی گاؤں میں برطانیہ کے گولہ بارود کے ذخیرے کو بھی تباہ کر دیا ہے

جھنگ اور چنیوٹ میں دفعہ ۱۴۴

لاہور ۲۲ ستمبر جھنگ مگھیانہ اور چنیوٹ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے تحت پانچ آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا کوئی ایسی چیز لے کر چلنا جو حملے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکے اور لاؤڈ سپیکروں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے

کو پانچ ہزار درجہ فارن ہیٹ کی حرارت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

دنیائے اسلام کا بطل جلیل

بقیہ صفحہ ۵

یہ تحریک پیش کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

"چوہدری ظفر اللہ خان سر بنگل راؤ کی جگہ بین الاقوامی عدالت عالیہ کے جج منتخب ہو گئے ہیں یہ انتخاب ہر اعتبار سے مسرت افزا ہے ہم چوہدری صاحب موصوف کو اس اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وہ اس منصب پر پہنچ گئے۔ جو ہر اعتبار سے ان کے شایان شان ہے۔

وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری صاحب نے پاکستان کی گراں بہا خدمات انجام دی ہیں۔ بڑے بڑے کٹھن اور نازک مواقع پر انہوں نے اپنی خطابت۔ قوت استدلال اور قانونی موشگافیوں کے ایسے جوہر دکھائے ہیں کہ مخالفین بھی عش عش کر اٹھے ہیں"

(رسالہ ریاض نومبر ۱۹۵۴ء)

اس عہدہ پر فائز ہوئے ابھی چار سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ اپریل ۱۹۵۸ء میں آپ کا انتخاب برائے نائب صدر عمل میں آیا۔ اس طرح آپ نے اپنی خداداد قابلیت سے تھوڑے عرصہ میں قابل رشک مقام حاصل کر لیا۔ منصبی فرائض کی بجا آوری آپ کی فطرت ثانیہ ہے۔

فارغ اوقات میں تبلیغ اسلام آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور دنیائے اسلام کا یہ ورحد عظیم سیاست دان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلتا دیکھنے کو ماندسیماب بے قرار ہے اور اس بے قراری کی تسکین کے لئے ہر خاص و عام کو حق و صداقت کے سندیسے بانٹتا پھرتا ہے اور ہر تشنہ لب کو مئے عرفان کے جام پیش کرتا ہے ہر گم کردہ راہ کو مشعل اسلام کی روشنی میں صراط مستقیم دکھاتا ہے۔

ہمت و حوصلے کا یہ پیکر بڑھاپے کے باوجود جوان مردوں سے بڑھ کر خدمت دین شوق رکھتا ہے۔

متانت و سنجیدگی کا یہ مجسمہ نہایت لطیف پیرائے میں اقوام عالم کے مندوبوں کو اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ کی تفسیر بتاتا ہے۔

خدائے عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت وجود کو عمر خضر عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے متمتع فرمائے۔

آمین۔ ثم آمین

گھانا میں اناج کی کمی

اکرا ۲۲ ستمبر تازہ اطلاعات کے مطابق گھانا میں فصلیں تشویشناک حد تک خراب ہو گئی ہیں۔ چنانچہ غلہ منگوانے کے لئے گھانا کے حکام اور امریکی نمائندوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ خیال ہے کہ گھانا تقریباً دس ہزار ٹن غلہ امریکہ سے منگوائے گا۔ جو اکتوبر کے اوائل میں یہاں پہنچ جائے گا۔

شمالی گھانا میں خشک سالی سے فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اور حکومت یہاں سے غلہ دوسری جگہ لے جانے کو جرم قرار دے چکی ہے۔

لندن میں تیل کے نئے گودام

لندن ۲۲ ستمبر لندن میں جلانے کے تیل کے جدید ترین مرکز کا افتتاح ہوا۔ جہاں ۴۴ لاکھ گیلن سے زیادہ تیل رکھا جا سکتا ہے اس کی تعمیر پر تقریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کی لاگت

امریکی تجارت سے غیر ممالک کو فائدہ

واشنگٹن ۲۲ ستمبر امریکی محکمہ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ تجارت کی بدولت سال رواں کی دوسری سہ ماہی میں بیرونی ممالک کے سونے اور ڈالر کے ذخیروں میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ کوریا کی جنگ چھڑنے کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ بیرونی ممالک کے ذخیروں میں اس قدر اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ فائدہ یورپ کینیڈا اور جاپان کو پہنچا ہے۔

نہر سویز کے بند ہونے پر غیر ممالک کو تقریباً ایک ارب ڈالر کا نقصان ہوا تھا لیکن ستمبر ۵۷ء سے اب تک وہ اپنے ذخیروں میں ایک ارب ستر کروڑ ڈالر کا اضافہ کر چکے ہیں۔

---

۴ آئی ہے۔ دریائے ٹیمز سے کشتیوں پر تیل ان گوداموں پر لایا جاتا ہے اور یہاں سے خاص موٹر لاریوں میں تیل کارخانوں۔ دوکانوں اور نجی مکانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

لبنان کی حکومت مستعفی ہو گئی، نئے صدر آج حلف اٹھائیں گے

بیروت ۲۳ ستمبر کل وزارت لبنان رسمی طور پر مستعفی ہو گئی۔ اطلاع ملی ہے کہ سمیع الصلح وزیر اعظم ترکیہ جانے سے پیشتر استعفا لکھ کر دے گئے تھے۔ آج جنرل شہاب نئے صدر جمہوریہ کی حیثیت سے صدر کمیل شمعون سے چارج لیں گے۔

نئے صدر کے عہدہ سنبھالنے کے موقعہ پر امن قائم رکھنے کے لئے سخت احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ تاکہ ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ کل شہر میں آمد و رفت بلکہ کاروبار تک بند رہا۔ اس کے دو وجوہ تھے۔ (۱) حکومت نے احتیاطی تدابیر کے پیش نظر شہر کے ایک حصے میں غیر معین عرصے کے لئے کرفیو لگا دیا ہے۔ (۲) صدر کمیل شمعون کی حامی پارٹی "فلینجز پارٹی" نے شہر کے باقی ماندہ حصے میں احتجاجی ہڑتال شروع کرا رکھی ہے اس پارٹی کی طرف سے یہ شکایت کی گئی ہے کہ باغیوں نے نئے صدر کے عہدہ سنبھالنے سے پیشتر ہی حالات سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے اور وہ فلینجز پارٹی کے کئی ارکان کو اٹھا لے گئے ہیں۔ پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا۔ اگرچہ باغیوں نے پارٹی کے ارکان واپس کر دیئے ہیں لیکن مسٹر حداد کو ابھی تک واپس نہیں کیا گیا۔ جو صدر کمیل شمعون کے بڑے حامی ہیں۔

مراکش تونس اور لیبیا سے فرانس کا احتجاج

پیرس ۲۳ ستمبر۔ حکومت فرانس نے مراکش تونس اور لیبیا کے نام احتجاجی مراسلے ارسال کئے ہیں۔ جنہوں نے الجزائر کی عارضی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت فرانس نے روس سمیت دنیا کے سارے ملکوں کے نام مراسلے روانہ کر کے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر کسی ملک نے الجزائر کی عارضی حکومت کو تسلیم کیا تو اس کا یہ اقدام معاندانہ تصور کیا جائے گا۔

قاہرہ کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ سوڈان نے الجزائر کی عارضی حکومت تسلیم کر لیا ہے۔ سوڈان نواں عرب ملک ہے جس نے عارضی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔ عارضی حکومت کے ایک ترجمان نے آج قاہرہ میں بتایا کہ حکومت کی طرف سے دنیا کے ۸۰ ملکوں کے وزرائے خارجہ کو مراسلے ارسال کئے گئے ہیں۔ جن میں ان سے التماس کی گئی ہے کہ عارضی حکومت کو تسلیم کر لیں۔ ترجمان نے اس اطلاع کو بے بنیاد قرار دیا کہ صدر ناصر یا کسی دوسرے ملک کے سربراہ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ عارضی حکومت تسلیم کر لیں۔ ترجمان نے کہا کہ اس وقت نو عرب ملکوں نے اسے تسلیم کر لیا ہے اور توقع ہے کہ اسے دیگر متعلقہ ممالک بھی جلد تسلیم کر لیں گے۔

مسٹر مظفر الحق کے محکمہ کا اعلان

لاہور ۲۳ ستمبر۔ سرکاری گزٹ میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مغربی پاکستان کی کابینہ کے حال ہی میں مقرر کردہ رکن مسٹر مظفر الحق بجلی کے محکمہ کے انچارج ہوں گے۔ کراچی کے رہنے والے مسٹر مظفر الحق ۱۹ اگست ۱۹۵۸ء کو نواب مظفر علی قزلباش کی کابینہ میں شامل کئے گئے تھے۔

مشرقی پاکستان کے نئے وزیر

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر۔ کل بارہ بج کر پچپن منٹ پر مسٹر عطاء الرحمن خان وزارت کے وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ یہ رسم گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں ادا کی گئی۔ مسٹر سلطان الدین احمد گورنر نے حلف اٹھوایا۔

عراق میں شدید فوجی سنسر

بغداد ۲۳ ستمبر۔ بغداد ریڈیو نے اطلاع نشر کی ہے کہ عراق کی نئی حکومت نے ایک فرمان کے ذریعہ عراق میں تمام ملکی اور غیر ملکی کتابوں، رسالوں اور جرائد پر سنسر عاید کر دیا ہے۔ اس سنسر کا چارج فوجی حکام کے حوالے کیا گیا ہے۔

"یونٹ کے بارے میں وعدے پورے نہ کئے گئے تو جنگ کی جائیگی"

سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان کی تقریر

پشاور ۲۳ ستمبر۔ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار نے دھمکی دی ہے کہ اگر لاہور اور کراچی کے ارباب اقتدار نے یونٹ کے بارے میں اپنے وعدے پورے نہ کئے تو ممکن ہے میں جنگ کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔"

چوک یادگار پشاور کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے خان عبد الغفار نے کہا "پٹھانوں سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے اور انہیں ابھی مکمل طور پر آزاد کرانا باقی ہے۔ ہمارا آخری مقصد پٹھانوں کے لئے حق خود ارادیت حاصل کرنا ہے۔

خان عبد الغفار خان نے کہا کہ بنگالیوں، پنجابیوں، سندھیوں اور پٹھانوں کے اپنے اپنے وطن موجود ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے وطن میں اپنی قسمت کا مالک ہونا چاہیئے جو پنجابی اور پنجابی پشاور اور اس علاقہ کے دوسرے مقامات پر آباد ہیں وہ پٹھانوں کی ذمہ داریوں اور اختیارات میں شریک ہونگے۔ خان عبد الغفار خان نے کہا ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والوں حتیٰ کہ مسلم لیگیوں اور عوامی لیگیوں کو بھی میری جدوجہد میں شریک ہو کر ملک کو ان لوگوں سے آزاد کرانا چاہیئے جو انگریز کے چلے جانے کے بعد ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں۔